سلام

مولوی فدا محمد نقوی فصاحتؔ جائسی مرحوم

مجرئی ظلم زمانے میں نیا ہوتا ہے
سر شبیرؑ تہِ تیغِ جفا ہوتا ہے

پہنچے جب منزلِ مقصود پہ سرور نے کہا
ختم یاں سے سفرِ کرب و بلا ہوتا ہے

مانگ کر اذنِ وغا حُر نے یہ کی شاہ سے عرض
آپ سے خادمِ تازہ یہ جدا ہوتا ہے

حُر کی قسمت کی سحر اب بھی یہ سمجھاتی ہے
بندہ بھی اپنے مقدر کا خدا ہوتا ہے

حملہ کرتے تھے جو عباسؑ تو شہ کہتے تھے
اسی جرأت پہ تو شبیرؑ فدا ہوتا ہے

شہ کو آواز دی اکبرؑ نے کہ بابا آؤ
درد اب سینے میں خادم کے سوا ہوتا ہے

کہا شبیرؑ نے لاشِ شہدا سے روکر
میرے شیدائیو دیکھو تو یہ کیا ہوتا ہے

چومتے جس کو تھے محبوبِ خدا شام و سحر
وہ گلا خنجرِ بُرّاں سے جدا ہوتا ہے

بعد قتل شہِ دیں کہتی تھیں رو رو زینبؑ
بھائی کُنبہ ترا محبوسِ بلا ہوتا ہے

ہے زیارت کا طلبگار فصاحتؔ مولا
دیکھوں کب عقدۂ دشوار یہ وا ہوتا ہے

سلام

مولوی سید آل محمد مہرؔ جائسی

شہ کے انصار نے دکھلائے وہ تلوار کے ہاتھ
ہو کے شل رہ گئے افواج ستمگار کے ہاتھ

جنگ مغلوبہ میں بھگدڑ جو ہوئی اعدا کی
توڑ کر رکھ دیئے کفار نے کفار کے ہاتھ

وار رد کرتے تھے ازرق کے یہ کہہ کر قاسمؑ
نیمچے کاٹ کے رکھ دیتے ہیں تلوار کے ہاتھ

فن شمشیر زنی جنگ میں اکبرؑ نے دکھائے
کیا منجی چوٹیں تھیں، کیا چھوٹ کے، تلوار کے ہاتھ

قتل کرتے ہوئے اعدا کو کہا سرور نے
خالی جانے کے نہیں حیدرؑ کرار کے ہاتھ

دست بستہ جو خطاکار کی صورت آیا
شاہ نے کھول دیئے حرؑ وفادار کے ہاتھ

شاہ کا قوت بازو ہوا دریا پہ شہید
کٹ گئے نہر پہ عباسؑ علمدار کے ہاتھ

اس نے رخسار سکینہ پہ طمانچے مارے
ٹوٹ کر رہ نہ گئے شمر ستمگار کے ہاتھ

اس طرح رسّی میں جکڑے تھے حرم بے چارے
پشت سے باندھتے ہیں جیسے گنہگار کے ہاتھ

بے خطا حضرت شبیرؑ کو کیوں قتل کیا
فیصلہ حشر میں ہے احمدؐ مختار کے ہاتھ

مغفرت مہرؔ کی ہو جائے گی انشاء اللہ
ہوگا پروانۂ بخشش شہِ ابرار کے ہاتھ